U59136 Date: 28-12-07

Title - ZAHOOR REHMAT.

Creator - SHAD AZEEM ABADI

Publisher - Rehmani Press (Patna)

Date - 1929

Pages - 139

Subjects - Urdu Shayari - Musaddis - Hamdiya Naatiya Kalaam.

بسلسلہ مطبوعات تاج بک ڈپو

بفرمائش

حافظ سید ظہیر احمد صاحب شمسی

باہتمام

محمد نبی پرنٹر

رحمانی پریس مہندرو پٹنہ میں چھپی

ملنے کا پتہ

بک ڈپو جھاؤ گنج - چوکھرہ پٹنہ سیٹی

ڈاکٹل پریس [illegible]

۵۹۶۳۶

طباعت کے لیے مستعد ہوئے اسلئے دیوان حیدرآباد نہ جا
اس کے علاوہ بعض حضرات کے نزدیک یہ بھی غیر مناسب معلوم ہوا
کہ بہار کی تصنیف غیر جگہ چھپے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس وقت تک
اس کے چھپنے کی نوبت نہ آئی۔ اور نہ بظاہر اب کوئی امید نظر آتی
ہے۔ ایسی صورت میں ہم حضرت شاد کے صاحبزادے کو یہی
مشورہ دیں گے کہ وہ دیوان کو حیدرآباد روانہ کردیں۔ تاکہ جلد
شایع ہو سکے یا علامہ سید سلیمان ندوی سے گفتگو کریں۔ مولانا
کو شاد کے کلام سے جو شغف ہے۔ اُس سے امید ہے۔ کہ وہ
یقینی اس کو چھپوانے کی کوئی نہ کوئی صورت نکالیں گے۔
دیوان کے علاوہ نظم و نثر میں بہت سی تصانیف ہیں۔ جن کا
چھپ جانا ضرور ہے۔ قصائد کے متعلق نواب عماد الملک مرحوم
نے لکھا تھا کہ زر وجواہر سے لکھنے کے قابل ہیں۔ اسی طرح

مراثی بھی بالکل جدید طرز کے ہیں۔ جو بجائے خود امتیازی شان رکھتے ہیں۔

رباعیاں بھی قابل دید ہیں۔ اگر ان چیزوں کے چھپنے کی صورت نہ نکلی تو یقینی ایک نہ ایک دن یہ سارا ادبی سرمایہ جو صوبہ بہار کے لئے باعثِ فخر و ناز ہے۔ تلف ہو جائیگا۔ اور یہ اتنا بڑا ادبی حادثہ ہوگا۔ جسکے ذمہ دار کُل باشندگان بہار ہوں گے۔

حضرت شاد نے نظم میں کئی میلاد نامے بھی لکھے تھے حالی نے سنا تو گرویدہ ہو گئے اور سر سید کو مشتاق بنایا چنانچہ شاد کو علیگڈھ جاکر ہزاروں آدمیوں کے مجمع میں پڑھنا پڑا۔ علامہ شبلی، مسٹر اورنلڈ وغیرہ بھی موجود تھے۔ تعدد ازدواج، جہاد بالسیف وغیرہ کے متعلق غیروں کے جو اعتراضات ہیں انکے تشفی بخش جواب تھے۔ لوگ سنکر بیحد محظوظ ہوئے۔

یہ بھی ایک میلاد نبوی ہے۔ جسکو آپ ابھی ملاحظہ فرمائینگے شاد صاحب کے صاحبزادے کہتے ہیں کہ علیگڈھ میں یہی پڑھا گیا تھا۔

نہایت خوشی کا مقام ہے کہ مدرسہ اسلامیہ شمس الہدیٰ پٹنہ کے ایک متعلم حافظ سید ظہیر احمد عظیم آبادی نے اسکو ظہور رحمت کے نام سے چھپوایا ہے۔ اس سے ان کے غایت ادبی ذوق اور ارباب کمال کی قدر شناسی کا پتہ چلتا ہے۔ اب یہ قدرشناسان سخن اور ارباب ذوق کا فرض ہے۔ کہ اسکو ہاتھوں ہاتھ لیں تاکہ یہ اڈیشن جلد ختم ہو جائے۔ اور دوسری تصنیف مادر ہند ملک کے سامنے پیش کی جائے۔ یہ وہ مثنوی ہے جو کلکتہ وغیرہ بڑے بڑے شہروں میں پڑھی جا چکی ہے۔ اور بیحد پسند کیگئی ہے۔

حضرت شاد کو اس مدرسہ سے بڑی محبت تھی اور آرزو تھی کہ

آخری وقت میں کم سے کم ایک مرتبہ بھی وہ اپنا کلام یہاں پڑھتے
مجھ سے اکثر انہوں نے اسکا تذکرہ کیا تھا۔ لیکن مدرسہ میں اُس
وقت ایسا ادبی ذوق نہ تھا کہ عام طور پر لوگ ان کے کلام سے محظوظ
ہوں۔ لہذا میں نے بے موقع سمجھ کر کوئی کوشش نہ کی مگر چونکہ
اُن کی یہ سچی آرزو تھی اسلئے دوسری شکل میں سہی مگر پوری ہو کر
رہی۔ نہ صرف مدرسہ بلکہ صوبۂ بہار کی تاریخ میں غالباً یہ پہلا واقعہ
ہی۔ کہ ایک متعلم نے ایک بلند پایہ شاعر کی تصنیف کے طبع
کرانے کا بار اپنے سر لیا۔ دوسرے لوگوں کو اس سے عبرت حاصل
کرنی چاہیئے۔

ہاں آخر میں ایک امر کی طرف اشارہ ناگزیر ہے کہ اصل
مسودہ جس سے کتابت ہوئی ہے۔ وہ کسی دوسرے کے ہاتھ کا
لکھا ہوا ہے۔ املا اور کتابت کی غلطیوں کے علاوہ کہیں کہیں

لفظ بھی کچھ کا کچھ لکھا گیا ہے۔ مصنف نے اپنے ہاتھ سے جابجا بنایا بھی ہے۔ مگر صاف نہ ہونے کی وجہ سے بڑی محنت سے اس کو درست کیا گیا۔ اصل مسدس ۲۱۰ بند کا ہے لیکن آخر میں حضرت علیؓ کی ایک جنگ کا مفصل تذکرہ ہے۔ لہذا جہاں تک واقعات اور اوصاف کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات پاک سے بلاواسطہ یا کسیقدر بالواسطہ تعلق ہے ۱۳۷ بند میں چھپوا دیا گیا۔ اختصار کے خیال سے درمیان سے بھی کچھ بند نکال دئے گئے ہیں۔ بقیہ آخری حصّہ کو اگر کوئی صاحب جنگ نامہ حضرت علیؓ کے نام سے چھپوائیں تو اس کے محفوظ رہنے کی بھی صورت قائم ہو جائے۔ حضرت شاہ عموماً اپنی تصنیفات کی کئی نقلیں رکھتے تھے۔ اسلئے خیال ہوتا ہے کہ اس میلاد نامہ کو بھی یقینی صاف کیا ہوگا۔

الفاظ کی نشست، زبان کی حلاوت اور طرز ادا کی پاکیزگی
کے متعلق میں کچھ کہنا نہیں چاہتا۔ صرف اتنا جان لینا کافی
ہے۔ کہ یہ شاد کی تراوشِ قلم کا نتیجہ ہے۔

اب میں زیادہ دیر تک مسدس اور ناظرین کے درمیان
حائل رہنا نہیں چاہتا اسلئے اب اصل مسدس بے نقاب
ہوکر آپ کے سامنے آتا ہے۔ پڑھئے اور جھومئے۔

اختر کاکوی عظیم آبادی

۱۳؍اگست ۱۹۲۹ء

ملنے کا پتہ

دار الاشاعت رحمانی مہندرو پٹنہ

ظہور رحمت

شاد

دیباچۂ سخن ہے ثنا انبیاء کی مدح
محبوب ہے جو رب کا حبیب خدا کی مدح
لطف اس کی عشق ہو جو نبی اعجاز کی مدح
اسلام کا نشان ہو اس بے نیاز کی مدح

نعت رسول حق ہو ہماری سرشت میں
امت پہ اس کا راز کھلے گا بہشت میں

ہر آن جو ہر نئی نعت رسولِ زماں کی ہے
آنکھوں کا نور نعت زرافشاں زباں کی ہے
یہ نقش کلام ہے جو زینت بیاں کی ہے
قصہ یہ آیا لب پہ اسی داستاں کی ہے

وہ کون ہے جو مدح میں رطب اللساں نہیں
عالم میں ذکر ختمِ رسل کا کہاں نہیں

نورِ خدا و باعثِ ایجادِ کائنات
اعلیٰ ترین صنعتِ خلّاقِ شش جہات

منبعِ جمالِ لم یزل آئینۂ صفات
روحِ انس و جانِ جہان خضرِ جادۂ حیات

بندوں کو اُسکے فضل کی تائید چاہیے
جو آپ نے بتائی وہ توحید چاہیے

ان کے علاوہ کون شفیع الوریٰ ہوا

عالم پناہ مظہر خدا جو ہر دو سرا ہوا

بس آپ ہی سبھی کو زیبا ہے سوا ہوا

سخن بعد انہیں سے کھلا ہوا

پردہ وہ تھا کہ جس سے عیاں اصل نور تھا

حائل نہ طور تھا نہ کہیں تجلی طور تھا

ارفع ہے انبیا سے مراتب ان کا ہے
اکمل ہے قدسیوں سے بھی پایہ ان کا ہے
ارزاں حسن ان کا ہے سلطان ذات ان کا ہے
بالا ہے عرش سے بھی تجلی ان کا مقام ہے

خود نردباں تھا شوقِ حضوری حبیب کا
اس نردباں سے پست تھا زینہ صلیب کا

اوصاف جس کے کس کو خبر بے انتہا ہیں
پایاں ہو جس کا جن کا بجز ہم وہ بے بہا ہیں
جس کی تمام عمر فرازاں وہ جاہ ہیں
وہ سب غلام حضرت غوث الوریٰ ہیں

ظاہر میں لوگ آپکو پاتے تھے فرش پر
الحق یہ آفتاب درخشاں تھا عرش پر

اے ساقیا پلا شراب حقیقت کا جام
کھل جائیں جس سے دل کے دروازے تمام

کیا پاس ہے کہ جس سے منت ہے بس کریں ادا ہم
احسان ہے ترا اگرچہ سبیل دوام

دے خط جام دل کو سبق امتیاز کا
پردہ کھلے حقائق اشیاء کے راز کا

ساقی تری ولا میں جو سرمست ہیں

سب ان کے کیف بادۂ عرفاں سے مست ہیں

سب جیسے ہیں بندہ و صاحبان بیخ غم ہیں

سب ہیں نجف کے جیسے کہ سب بیخ ہیں

مینا و جام و خم کی طرف لو لگائے ہیں

مجلس کے واسطے ترے میخوار آئے ہیں

محبوب کبریا کے ہیں اوصاف لاتعد
جس طرح سے کہ آیات باری ہیں بے عدد
سمجھو وہ آنکھ سمجھی نزاکت کی جس جگہ
یعنی کہ اصل مادہ واحد کا ہے احد

پھر کوئی تفرقہ نہ یہاں فرق بین تھا
احمد میں میم فصل نہ کرتا تو عین تھا

کہیں پہ مہ صب نشاں سنبل خاص اعیاں

جب نہیں نبی عمرہ جو سکی نجیباں

رفیق ہمدم آپ کے کیسے کیسے یاراں

یہی تھا عین لطف خداوند ودیعی

صحبت سے دور اہل عرب کا مزاج تھا

آئے جو آپ اُن کے مرض کا علاج تھا

سنتے تھے کہ کان بات جاہل ان کی کمال
بفضل میں یہ آپ سے ہمسری کا تھا خیال
کیا انس سے آدمیت کی بتا رہی کمال
حضرت انسان میں تھے تھا وہ سب عیب

جاہل تھے اپنے زعم میں فوق انکو سب پہ تھا
گمراہیوں پہ فخر تو غرّہ نسب پہ تھا

کعبہ جسکے بانی اول ہیں خلیل
پیکر خدا کا ایک نہ کرتی تھی سبیل
عزّیٰ و لات تینوں میں ہیں جلیل
نائلہ وہی بڑے تھے اور وہی بڑے جمیل

بت تھے بہت سے گو کہ اسی کا وغیرہ بیچ میں
ان دو کو رکھدیا تھا مگر سب کے بیچ میں

آ آ گیا کسی کا غم نہیں سے یاد

رہ رہ کے جی بھی اٹھتا ہے ان کا ملال یاد

تنہا بیکسی ان بن کی ملال کی اعتماد

ان سب ٹھوکروں سے اٹھے تیری سخت یاد

یوں گڑگڑائے آ کے تمھارے سامنے

مجرم کو جیسے لاتے ہیں افسر کے سامنے

جو کچھ نصیب میں تھا انہیں کا ملا تھا
اک مشت ... تھی زبانِ ... ہے

بیٹا ہو یا کہ ... لشکر سالار ...
جو اس گروہ کا تھا یہی قصہ مختصر

لیتے تھے بچتے تھے یہی اُن کو کام تھا
مطلب سے تھی مراد خدا کا تو نام تھا

جاہل تھے بات بات میں اٹھتی تھی تیغ تیز

کٹتے تھے لوگ سب پہ لڑائی سے تھی ستیز

دل میں بھائی کی جو رہتی تھی الگ الگ

تھے سب زبان دراز و بہ کار و خانہ جنگ

برپا ذرا سی بات پہ برسوں لڑائی تھی

ہنگامہ تھا قبیلوں میں زور آزمائی تھی

چھوٹی کہاں کہ چند و تین کا سب یہ حال
جب جب ہوا کہ ان نسل سے بیگانگی یقینی چال

مطلب یہ ہے کہ اپنے گرا کی کسی کی نہ کچھ چال
رشتہ کی نئی قبیلوں پہ آیا ہے زوال

بڑھتے ہوئے جو زور تھے اُن سب کے گھٹ گئے
جتنے قبیلے بیچ میں آئے وہ کٹ گئے

دنیا میں سخت ظالم زیادہ ہیں

اس ظالم نے اولادیں بھی چھین لی ہیں

کبھی ماں عشق کے ہاتھوں مجبور

بیٹی کو زندہ دفن کیا گیا ہے

خود ماں نے بیٹیوں کے گلوں کو دبا دیا

پاپا نے پہاڑ کے نیچے گرا دیا

کرتی تھی یہ گلہ کہ مجھے کیوں دلا دیا کیوں نہیں
تھا بیٹیوں پہ اسلئے ظلم ان کا روا
اقرار عہد زوجیت کی طرح تھی نہ انتہا
بیٹھے وہ ساری قوم میں اچھی تھی بیاہ

لیکن اس امر خاص میں بے اختیار تھے
زوجہ اگر تھی ایک تو شوہر ہزار تھے

ماں مر گئی تو بچہ کا جاتا تھا ان کا لال
غم سے بے چین ہوا بیچارا اپنا حال

اب اس یتیم کی دولت کا تھا زوال
آخر یتیم کی بچپن سے تھا اپنا حال

لے اس یتیم کی خبر اتنا نہ تھا کوئی

جب باپ مرگیا تو اب اسکا نہ تھا کوئی

رونا سوا قوم بیچارہ اب کوئی نہیں

منہ پیٹنا ہی کام ہے اب تو فقط ہمیں

بیماری تپ کی نہیں ہوتی سمجھ وال فہم

برباد ان کے ہاتھ سے ہیں ہم اراده مستقیم

کیونکر قلیچ اس کو سمجھتے رواج تھا

تھا کوئی بندوبست نہ اسکا علاج تھا

جب کارواں کو حکم [illegible]
طیار اونٹنی پہ ہوئے وہ زبوں [illegible]
[illegible] لپٹنے وہ جب
جانا [illegible] آ گیا ہے [illegible] وقت

سنتے ہی اس خبر کے مسافر یہ آ گرے
پھر یوں گرے کہ جیسے کسی پر بلا گرے

جب شاعری کے کار و نظام ابھی سخن میں
آداب کی کیا بات سے ملتا تھا وہ سخن
ابلیس جن سے پیکر ہوا اس طرح سے لعین
ہمہ تن تھا بنا کان کو دنیا کا تھا چمن

مغرور سے کوئی نہ سماتا تھا دھیان میں
خود کو خدا سمجھتے تھے اپنے گمان میں

نادان مستقل تھا نہ انکا کسی ادب

بیگانہ انکا کسر جہد و تقاضے کئی ہیں

مجہور وہ جاہل تھے ذرا نذر کے ہیں

منصف تھا ان میں نہ ستم گر تھے معلم نہ

نا اہل تھے ثواب وہاں ہر گناہ تھا

بے ناخدا کے اُن کا سفینہ تباہ تھا

کیسی نہ ضعفِ اعتقاد حال از حد سے بڑھ گئی
اور وہ جہل کہ جس پہ مصیبت سے ہیچ تھی
پہلے سے کیا امید ہو افعالِ صواب
وہ غیب سے کسی کی ہو بات کا جواب

گمراہیوں کی جب کہ کوئی انتہا نہ تھی
اک پیشوا کی اُن کو ضرورت تھی یا نہ تھی

وحشت میں ان سے روٹھی تو بات نہ بنی
سو بار اور آج بھی ان سے بیچ ٹھنی
پہنچا اشتیاق کی حد سے گزر کے پیچ
اس جہل پر تھا غیظ و غضب اور بھی تنی

وہ جن چڑھا تھا جو نہ کسی سے اتر سکے
کیا منہ کوئی حکیم جو اصلاح کر سکے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کہتا خدا کہ تم ہمیں کیوں مانتے نہ تھے

صاف اس کا تھا جواب کہ پہچانتے نہ تھے

از فیض روح جسم میں جی کیا غیب
ایک سے ہی وارد ہوا سب جہاں غریب

ارض و سما کا حال کہیں کس سے ہم نصیب
چھپایا ہے اس نے اپنا آپ کہ ہے عجیب

اس رحم دل نے آ کے خیال خدا کیا
بے ہُودہ گر علاج کیا کیا بُرا کیا

جیسی مرض کو پایا ایسی کرنی دوا
پایا پتہ ہوا اُسکو غیب سے خود بخود پتہ

امراض باطنی کا سنکر حال سب بتا
اس کا علاج ملتی ہے کہ از اسرار خدا

دیکھے بغیر روح کی کیونکر دوا کرے
اٹکل پہ ہو دوا تو معالج خطا کرے

ہو فرد اس گروہ کا ہمدوش فلک جناب

احباب جس سے کرتے ہیں فخر اجتناب

اعلیٰ حسب نسب میں سب ہی نیک تر خطاب

تا ہو ہمیشہ اپنی نظر میں سدا حجاب

تا ہو بہترین اہل زماں رسم و راہ میں

تا عمر مبتلا نہ ہوا ہو گناہ میں

پہنچے جو کوہِ صفا پہ سبھی تھے جہاں
پائی جبیں عرب کی تابانی ہمہ زباں
کردی صلاح کار جہاں بانی ہم زباں
دی علم نے فضائے آزادی کہ ہر کہاں

جس کا مآلِ کار پہ اس کی نگاہ تھی
تھا وحی کا سبق تو جہاں درسگاہ تھی

کیا جانے اس طرح کا جو طاری کی طلب ہے
اس ملک اور اہل فن کہ جس پہ نصیب ہے
سن تیس سے یہ ابال اٹھا وہ جب
کیا اندھا غور سے کہا ادا کے کون قریب

ساری تھا اسکا کبر و تعصب مزاج میں
کرتے تھے آکے سخت زبانی علاج میں

حاذق تھا وہ طبیب بڑا پر اثر تھی دوا
جب تک کیا علاج تو اچھا رہا سدا

بازار کی مرض میں ہوا ایک بیمار
نسخہ تھا ان کا سب سے کام آ جاتا تھا

غیروں میں جائیں یہ نہ ہوئی احتیاج تک
نسخہ بندھا ہوا وہی کافی ہے آج تک

ساقی کو ڈھونڈا جام مئے نے تجھ کو اتارا

جب سے ہے مست دیدہ ساقی کا سارا

قربان تجھ پہ کان سے مینا اتارا

مشتاق ہیں صوفی زاہد سب ہی پیارا

سرشار ہم ہیں بادۂ جام الست سے

تنہا خوری حرام ہے مشرب میں مست کے

ہم ایک ہیں دل کی تجھ پہ فدا احسان ساقیا

بھولیں کسی طرح نہ ترے احسان ساقیا

بخشے خدا کہ ہم ہیں مسلمان ساقیا

دے بادۂ ولائے شہ مرداں ساقیا

بے اس کے غمکدہ ہو جہاں دل اچاٹ ہے

صہبائے سلسبیل کی مستوں کو چاٹ ہے

دیانت بکھا کے نہ جیب میں مجبوراں
امانت غلط ہوئی نہیں تشبیہ کا پیچاں
ز جب عمر حفظ ناپسی لوپ ہیں ماں
بہ آن دو لائے خلق
کہ ہو جگہ بیان

دل نیک و بد کے فرق سے نا آشنا رہے

انسانیت میں جب نہ رہے ہم تو کیا رہے

ساقی خطا معاف ہیں بس [illegible]

سر جو جھکا [illegible]

[illegible]

دیکھا ہے جب [illegible]

بدلا لیے بغیر کسی کو نہ کل پڑے

ایسا جو ہو تو نظم جہاں میں خلل پڑے

مستحق ہیں وہ سکھا کہ ہو اخلاق سے قریب
امن و اماں جہاں میں ہیں ترجیح اسلئے قریب

پھر تو اپنا بے سبب ہم ہیں بالیقین
جیسا کہ افضل ہی ممکن نبھا ہی ہے کہیں

گرمی کے وقت ہے یہی لازم کہ گرم ہو
نرمی کے وقت صاحب اخلاق نرم ہو

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

اس کے اگر خلاف ہو ہستی وبال ہو
اُس میکدہ میں چل کہ جہاں اعتدال ہو

کیسا یہ نصیب عجیب ہے کہ از لطف حق مآل
زینت فزائے مسند ہو جیسے ہوں نبی زیب و جمال

حاصل کرے نصیب ہو وہ سب میں باکمال
ہر اک کا قدر داں ہو سبھی سے نیک خصال

ہر اک کے دل کو صدق کا اسکے یقین ہو
مشہور دشمنوں میں بھی اپنے امین ہو

سجدہ نہ کسی در پہ جا کے کبھی وہ تیشے کے پاس
سر نہیں مرحق کسی کے جھکے ادب سے پاس
غیر از خدا امداد کسی کی بھی چاہے نہ وہ نفس ناس
پھیر کر طرف سے ہر ایک طرف رخ وہ قرآن پاس

ذاتی غرض سے صورتِ آئینہ پاک ہو
کہنے میں امرِ حق کے کسی سے نہ باک ہو

بے ادب تنہا نہ خود را داشت بد
بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

از خدا جوئیم توفیق ادب
بے ادب محروم گشت از لطف رب

وہ قوم حد کی بے ادبی سے تو کام لے
پھر جز دعا کے اور نہ کچھ منہ سے نام لے

رسی گلے میں ڈال کے کھینچیں وہ بیشتر
صوفی اسے کہیں ہیں جسے نسبتیں نہ ہوں

جب بول کے کسی نفس کی نفسانیت ختم
تب ان کا ہاتھ آئے قبل پیر ہاتھ وہ پیر ہو

دکھلائے راستہ جنھیں رہزن وہی نہیں
یہ جنکا خیر خواہ ہو دشمن وہی نہیں

تصدیق بدل و زبان بجز اس کے سوا
پھر بھی نہ ادا اسکے حق بندگی کا ہو ادا

دعویٰ عبودیت کا کسے اب ہے بجا
بیٹا وہ بندہ خدا کا نہ باپ اسکا ہو خدا

اعجاز پہ نہ ناز نہ اس کو غرور ہو
دل اُس کا صرف نشۂ وحدت سے چُور ہو

سچے ہیں جیسا کہ ہیں زباں سے ویسے ہی پسند
اظہار حق میں رکھتے زباں کو بند
ہر اک کلام اس کا حلاوت میں شہد و قند
دل اس کا سوز ذکر خدا سے ہے سپند

سوئے نہ باز پرس قیامت کے خوف میں
بیٹھا رہے خموش پہاڑوں کے جوف میں

حق ہیں کہ ہو ایسے نہیں ہے کسی کی صفات
نازل کرے جو عقدے وہی ہیں معجزات
جن جن صفات نیک سے اولیٰ ہیں با ثبات
اب ان سے انتہا بھی جن کی کرو ان کی ذات

قدسی بھی اس طرح کے نہ اوصاف پا سکیں
لکھوں تو دفتروں کے نہ اندر سما سکیں

ہاں سنا ہم نے کہ پھر ہوا دعوائے طور

پھر جلوہ بام پر نور ہیں پھر سے تیرے لب پہ نور

آتی تاب دید کا دکھلائے چشم ظہور

ہر گاہ جس کے جلوے سے نمایاں ہے کوہ طور

ظاہر اسی کے حسن سے کل کائنات ہو

عارض سے دن تو زلف کے سایہ سے رات ہو

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اک مکتب شعور کو آباد میں کروں

بھولا ہوا عدم کا سبق یاد میں کروں

پیشِ نظر تھی وہ عدمِ محض کی فضا
جنبش کا یا ثبات کا تھی یہ کا نہ تھا
عالم میں کوئی چیز نہ تھی اس کے سوا
اطلاق بعد و وسعتِ ابعاد کا نہ تھا

تھی نیستی، وجود فقط اک عدم کا تھا
معدوم تھا حدوث زمانہ قدم کا تھا

جب تک نہ کچھ عیاں تھی نہ تھی موجود کائنات

اور رب کی ذات میں مخفی تھی سب کی ذات

پنہاں تھی اسکے ارادہ و قدرت میں منطبق

چاہا جب اسنے ہو خلق نقش جہات

جوش آگیا جو قدرت حق کے ظہور کو

پیدا کیا خدا نے محمدؐ کے نور کو

جب ایک تھی ذات اقدس رب جلال
پیش نظر تھا اسکے بس اپنا جمال
مشغول حسن و رخ جلوہ لایزال
اپنا ذات خاص کا خود تھا اسے خیال

آئینہ ہے جہاں میں ہمارے صفات کا
تو باعث ظہور ہے کُل کائنات کا

اے نورِ پاک خلق کرنا اسم سے

سمہ عرش سے کرسی نہ بنا بھی ادھر

ہیں سب آج دو عالم بھی جلوہ گر

افضل ہے سب انبیاء کی کمالات ہیں کئی سو دس

اے نورِ ذاتِ حق سے بہت تو قریب ہے

محبوب کیوں نہ ہو کہ ہمارا حبیب ہے

بارہ حجاب نفس کے حضرت کی پھونک نے

شغل چھٹی جو حجاب میں لطیفوں آپ نے

پھینکے جو بند سے بطن نفس کے

بانفس مطمئنہ در باب نفس کے

ہر رجس سے یہ نور عرض صاف ہو گیا

پاکیزہ و معطر و شفاف ہو گیا

ان لوگوں کی طرف سے کیا حق نہ جتائیں
نہیں سب سبب شوق سے دوستی ہیں

نہ رہے ہمیشہ پیچھا تیرا ایک دن میں
بچے گی سب زاری الفت کی پائے

تیرا ایک دوست بھی اُلفت کے پائیگا
جب تک نہ تو کہے کوئی سمجھا نہ جائیگا

زرا اسکو شفقت کی جگہ میں جھکایا

قطرے حسین نے فرزند کے جسم نزار پر

پیدا ہوا سے غضب ناں نہیں نظر کوئی آیا

سرکے لطافت سے آب نزدیک کا

آئی ندا کہ کان بہ سوئے خطاب دو

میں کون ہوں سمجھ کے تم اسکا جواب دو

ساکت تھے جواب میں کل انبیا جب

نور محمدی نے دیا یہ جواب تب

خلاق کائنات تری ذات ہی تو رب

تو واجب الوجود ہے مخلوق سب کا رب

مالک ترے صفات کی کچھ انتہا نہیں

معبود کوئی تیرے سوا دوسرا نہیں

اس نور پہ ہیں جو بھی فن سب کی نظر

جب ہوا سب ادھر بھی اک اس کا جلوہ

وہ حصہ کہ اس سے زہرا کی جو جلوہ گر

حصہ دو نصف اب ہوا تقسیم

شفقت سے دوسرا پہ جو حق نے نگاہ کی

پیدا الکش اس سے تب ہوئی عرش آلہ کی

کس منزلت جناب کا عرشِ بریں ہے

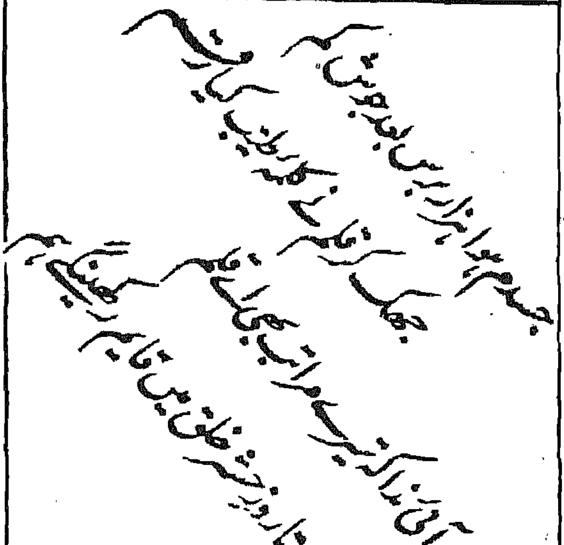
کرسی کو لطف عرش سے بالا نصیب ہے

کرسی سے عالی لوح سے بڑھ کر فلک سے بر

رکھا خدا نے اپنا قلم اس کے نام پر

جب یہ صدا قلم نے سنی جوش ہو گیا

آیا خدا کا نام تو بے ہوش ہو گیا



عزت جو تجھ کو دیں گے وہ توقیر پائینگے

اہلِ قلم کو خلق میں اشرف بنائیں گے

تھا ازل سے حسن کی قسمت میں زیرِ دام
ہیں لعل و پر ازل سے مرغ زیرِ دام

وہ کدورت دل کی نکلی جب سیہ سی ہے
نہ یہ جواب ہیں صاحب زندہ و شیشہ

گر کوئی بے بصر تجھے ہاتھوں سے کھوئیگا
اپنے لکھے کو دیکھ کے تا حشر روئیگا

بعد از خدا کہ بزرگ ہے یہ کس کا نام
آل نبی امام امم ذی جاہ و احتشام
محبوب کبریا و شہنشاہ خاص و عام
ہے جس کی ہے محبت دین خدا کا نام

برتر تمام خلق سے اُمت اسی کی ہے
مقبول روز حشر شفاعت اسی کی ہے

پھر نور سے نبی کے ہوا خلق دو جہاں
نکلا ہوا دخان سے بنا زمین و آسماں
ہے کیا زمیں پہ کہیں آب ہے عیاں
یہ ماہ و مہر نجم ہے سے آتش ضوفشاں

ظلمت بھی روشنی بھی جہاں میں عیاں ہوئی

پھر روز و شب سے زینت کون و مکاں ہوئی

ستر ہزار سال زیرِ عرشِ کبریا رہے

بہ تمجیدِ ربی تسبیح خواں رہے

پھر ہوں بہشت میں سرکار آشنا

عشقِ خدا میں محو رہا نورِ مصطفےٰ

ان سب کے بعد سایۂ سدرہ مقام تھا

ستر ہزار سال وہاں بھی قیام تھا

آج سے جھکا ہے سر ارض و سما

پہلے فلک سے پیدا ہے نزدیک بس آدم

پیدا ہے جو حضرت آدم سے تو نشاں آدم

ان کے صلب میں اب نشاں تھا

احمد کے نور پاک سے محمود وہ ہوئے

آخر ملائکہ کے بھی مسجود وہ ہوئے

اصلابِ طیبین سے تا نبی مصطفیٰ

ارحامِ طاہرہ کی طرف منتقل رہے

جب بطنِ مبارک آمنہ بی بی کا

وہ شیشہ بنا گوہر بے مثال حجاب کا

خوش تھے ملک کہ نازِ عیش و نشاط تھا

ارواحِ انبیا کو عجب انبساط تھا

اے پیرو ہمہ مرے مجاہد آج
بچالی کی اے زینب سرفروش مسلمان آج

اے نقیب دوستوں کو سرکش مسلمان آج
اے بیت ہجرہ سے زنس وجہان آج

اس راہ میں پہاڑ بھی آئے تو ٹال دے
کفر و نفاق و شرک کو گھر سے نکال دے

اے دینِ حق جہاں سے کسی نے ترا رواج

اے صدق تو بھی مستتر اب ہے یہاں محتاج

اے نورِ حق چھپا ہے ترا نشان آج

اے جہل عام ضد کا ہے اب کیا علاج

ٹھوکر سے پائے صدق کے اے لات چور ہو

بل کی نہ لے ہبل سے کہو جلد دور ہو

اے فریدِ عصر و صدرِ ہر کمالِ ابرار و

اے سالکانِ رہ ارباب طلبی آگاہ وجود

اے جذبِ شوق و دوستِ مبارک آگہی شہود

واجبِ آگہ و ذرّی کے ساحلِ جہانِ الوجود

قبل اس کے جہاں تری ہستی ہی کچھ نہ تھی

اے عالمِ شہود یہ ہستی ہی کچھ نہ تھی

اے دین حق نشان ظفر آب تیغ کار

اے کفر و معصیت تری بیخ کنی جابر

افزوں ہو آج طور سے ملک کا ہر ایک

اے چرخ اپنے لال سے گوہر آبدار

کعبہ سے کہدو دل کو کدورت سے صاف کر

جلد آ کے آصف کے مکان کا طواف کر

[illegible]

[illegible]

پوچھو قریش خانۂ عبد مناف کو
خود عرش پاک آئیگا اسکے طواف کو

اے اولیں نقش آں کہ بنی ہیں
اس کبریا کی دولت سے جو بنی ہیں

الطاف و فیض و رحمت یہ بنی ہیں
دی نسبت حبیب محمد بنی ہیں

دوزخ کا اب خوف نہ دھڑکے عذاب کے
توحید خود بتائے گی رستے ثواب کے

یا نبی [illegible] ولادت [illegible] مبارک ہو

[illegible] مبارک ہو

[illegible]

[illegible]

محبوب حق عدم سے ہیں تشریف لانیکو

آج آپ سرفراز کرینگے زمانے کو

[illegible]

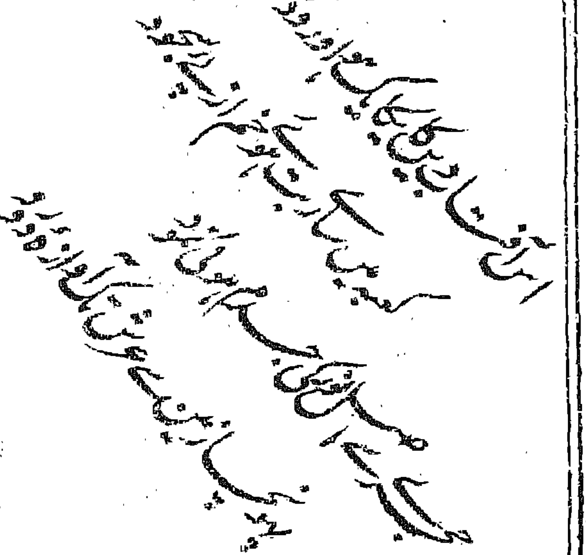
[illegible]

[illegible]

[illegible]

یعقوب خوش ہیں نوح کا دل بھی نہال ہے

یحییٰ کا رنگ فرط مسرت سے لال ہے



ختم ہو گیا ہے عرش بھی تسلیم کیلئے
تم بھی اٹھو حضور کی تعظیم کیلئے

اے رازدارِ پردۂ اسرار السلام

اے عنبر بارِ رحمتِ غفار السلام

اے زینتِ مطالعِ انوار السلام

اے مرہمِ عاصیانِ گنہگار السلام

ہے التجا کہ دولتِ دارین دیجئے

اے رحمتِ خدا مری تسلیم لیجئے

اس سنگلاخ ارض پہ پیدا ہوئے بشر
صدمے اٹھا اٹھا کے بہت اپنی جان پر
پانی لگا کے ہاتھ سے جو نخل تا ثمر
لالائی شجر میں سب کے سب ثمر

پانی اب اس شجر میں کوئی سینچتا نہیں
افسوس پھل تو آتے ہیں ویسا مزہ نہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ازبسکہ ہیں دراصل سب اچھی سرشت کے

ہو جائیں ایکدن یہی میوے بہشت کے

اُمت کا کوئی دیکھے احوالِ رسول
غفلت ہے کہ ایسی ہے کہ مر جائیں ہوں
جو اچھا ہے اب آپ نہ ہمسر ہے رسول
ہے ہیں کہاں ان بچھے ہیں عیب ہی ہوں

اے سر گروہ مجلس وحدت دہائی ہے
ٹولی جدا ہر ایک نے اپنی بنائی ہے

ساقی [illegible] علیہ السلام مرے
سرزد [illegible] زباں [illegible] مرے

اس [illegible] عالم مرے
[illegible] مرے

دریا جو میکدہ میں بہاؤں شراب کا
چکرا کے ڈوب جائے سفینہ عذاب کا

القصہ اس طرح سے کیا شب بسر کیا
جب آئی صبح ولادت سلطان انبیا
حضرت کی ماں سے زینب مبارک کو تھا
یا بی بی تھی سب آپ نے یہ بیتی

فرماتی ہیں کہ کان سے ہم خود سنا کئے
تا دیر آپ حمد الٰہی کیا کئے

اک نیکے والا اور مولا کا عرفاں ہے
یہ شک کہ ہے تحریف پیش کیسے سب ہے

سمجھ کہ بس ہر شخص کچھ کیا ہیچ کیا ہے
کیا شے ہے سب یہ ہے اسرار ہے

ساحر بھی اپنے ہوش سے اُس دم گذر گئے
کاہن بھی اپنے علم فراموش کر گئے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

چہرہ خوشی سے حضرت یوسف کا لال ہے

اس پر بھی آپ کے رخ انور سے ماند ہے

آسمان ... شہنشاہ [illegible]

[illegible]

منصب ہے یا فیض حقیقت [illegible]

ازل ہی [illegible]

ہر روز دیکھتی ہے جو آ کے دور سے

شرماتی ہے بیاض سحر اسکے نور سے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اک سلسلہ ہے شعر آگہی کے نور تک

جیسا کہ ہے چراغ سے تاباں کی دور

[illegible]

جب مالکی ہے بیضۂ عصیان سیاہ فام

اس پہ بھی نگاہ لطف واجب ہو لطف کی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

آب حیات حلق سے گویا اتر گیا

وہ جی گیا جو دیکھ کے گھونگھٹ کو گیا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

قدرِ عیاں ہر اک گرہِ بے بدل سے ہو

رشتہ اسی کے سایہ کو شامِ ازل سے ہو

پھر بیتے عشق و محبت کی حسین یاد
حلقوں میں آج یہ آئے ہیں جلد کی مستی
[illegible]
[illegible]

ہر شخص اسکے رشتوں میں ہے بندھا ہوا

ہر سلسلہ اسی کا ابد سے ملا ہوا

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اس لب کی خوبیوں کا بھلا کیا شمار ہے

حقا کہ ان پہ جانِ فصاحت نثار ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

موسیٰ نے جو سنا وہ تکلم انہیں کا تھا
چمکی جو برق طور تبسم انہیں کا تھا

پنجۂ ماہ اور وہ ساعدِ سیمیں رستا ہے

رات ان کلیوں نے چمن میں ضیا باندھا ہے

تشنہ ہیں بھی کسی کی کچھ آگ سا ہے

ہے لیے اٹھائے ہے باہر ہوئے اقرار

جو چاہیں تبسم کے فیض و عطا اک کلام ہو

و قسمت احتفوں کے باز داں تمام ہو

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

سارے رموزِ حق کے خزینے اسی میں ہیں

گاہک خدا ہی جن کا وہ ہیرے اسی میں ہیں

[illegible]

[illegible]

ع گلشن میں ہے واہ کیوں گلستاں ہے

پہلو میں ہیں سبھی جلوہ گر آسماں ہے

[illegible]

اسی سے کمال شاعر بادشاہ بنتے ہیں

تو قائل الفاظ کے لغت بیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہیں عطر اور مشک و عبیر اس سرشت کے
رضواں نے پھول اسی سے بسائے بہشت کے

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

گو دو جہاں کا شاہ وہ گردوں سریر تھا
تھا فرش خاک یا کبھی فرشِ حصیر تھا

بابا جی سے شدت میں تھے محبوب زمن کے

مسلمین حسین داد اس کے پیری بیعی نہ تھی

بسواس لطف حبس تھی شفقت و عطا

حسب نصیب آپ کی آس کو دیا

خلق صفت تھی پیشہ سخی خصال کی

تادیر اُس سے بیٹھ کے پرسش تھی حال کی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کر فضل و رحمت تاکہ برومند ہو قوم

انسانیت کی حسن کی پابند ہو قوم

[illegible]

[illegible]

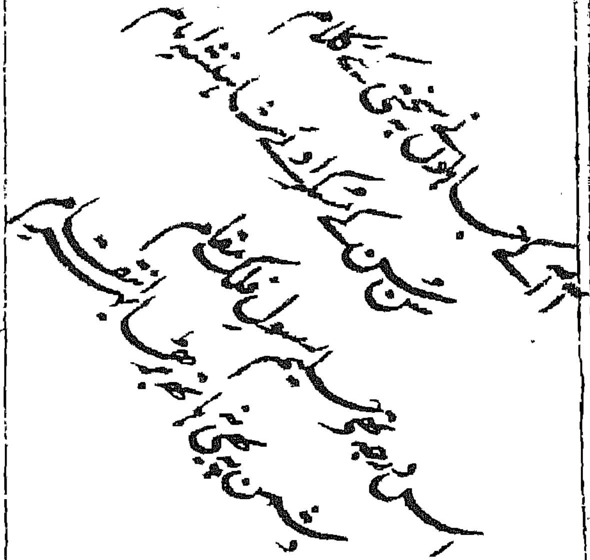
[illegible]

[illegible]

ملنے کو آ گیا جو کوئی مسکرا دیا
گر فرش گر گیا تو غبار کو بچھا دیا

[illegible] کیا [illegible] آ کر ملا
[illegible] زمیں سے [illegible] اقبال
[illegible] جب
[illegible] سلطان [illegible]

رونا نہ دیکھ سکتے تھے دل کا یہ حال تھا
کفِ پا تک کی دلشکنی کا خیال تھا



ہر دم تھی لب پہ آپ کے تحمید کی صدا
سوتے بھی تھے تو آتی تھی تمجید کی صدا

پہنچا نہ میری رسائی کسی اسرار ارباب
سے نہ ہی دور وہ ترے ہیں ادا نصیب

بالفعل تو یہی کہ سمجھ بیٹھے ہیں سب اسکا انتساب
جو لوگ نہیں یہ مرتبت ہے اسے نصیب

پہونچا وہ کار خیر کی کوشش کو حد تلک
سمجھو یہ اُس گھڑی کہ پہنچے گی ابد تلک

دیکھو جب ایک آن میں [illegible]

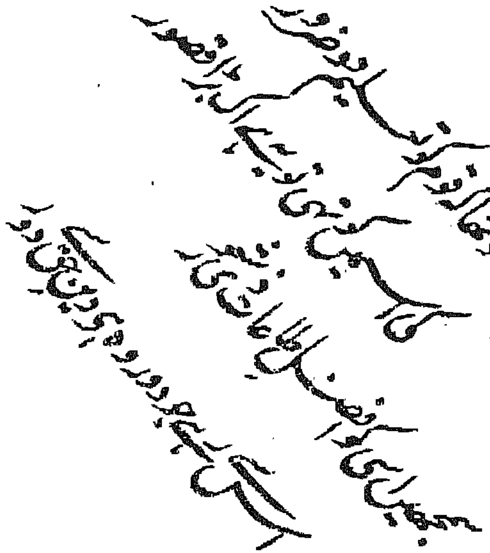
[illegible]

[illegible]

[illegible]

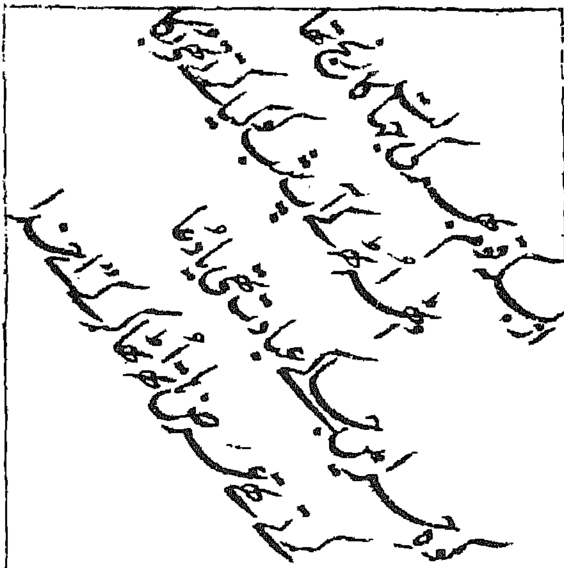
کفار کس خلوص سے خندق میں آتے تھے

جھگڑوں میں اپنے آپ کو ثالث بناتے تھے



جو راہِ راست قوم کو اپنی دکھائے گا

عابدؔ سے پہلے گلشنِ جنت میں جائے گا



دے اب تو جلد دامنِ رحمت میں جا انہیں

اپنے کرم سے اپنا شناسا بنا انہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

فہم میں فی دلالت مجید انہی میں ہے
کیونکر نہ خوف ہو کہ محمدؐ انہی میں ہے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

ظہارِ حق میں بند نہ اپنی زبان کر
ہوں لاشریک سب سے یہ کلمہ بیان کر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

دیکھو کرو نہ شرک کہ عینِ خطا ہے یہ

جادہ وہ کفر کا ہی تو راہِ جدا ہے یہ

سرکار کی جبیں پہ صلوٰۃ و درود جب بیاں
بیٹھے ہیں سب کے سب شیخ و شیبہ بیاں
پیکر جمال اس صبر کا عیاں
بیٹھی ہیں سب کے سب حسیں کیا بیاں

میں ہوں مطیع حکم بہ تحسین آپ کی
کرتی ہوں صدق قلب سے تصدیق آپ کی

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

کرتے رہے ستم پہ ستم سب اس طرح
حضرت نے وعظ و پند نہ چھوڑا کسی طرح

خدا ملکاں سوں آراستہ کر مسند شہ کا اساس
اس نے پایا ہے جو عزت دیس فرش ہی پایہ
سخن اسے سیں بی بنا دو فرشتیاں راز
سخن بیچ اوس میں نیچ وہ کہولے خدا نے راز

یوں سند تیسر کوں گیا لامکاں تلک
پہونچے یہ معرفت میں کہاں سے کہاں تلک

[illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible]

ظاہر پرست گنبدِ مذہب کی پائے گا
ہے گر حکیمِ وقت تو باطن چھپائے گا

[illegible]

جاہل کی طرح بحث نہ ادلال چاہیے

عامی کو اعتقاد بہ اجمال چاہیے

حضرت کا تھا فلک [illegible]
[illegible]

[illegible]
[illegible] جسے

ممکن نہیں ہے کشف حقیقت کے راز کا
کیونکر نہ اس لباس میں ہو پہلو مجاز کا

ہم نے اب اپنا رنگ و ہنر دیکھا ہے
اے ذہن اب اپنا نقطۂ نظر دیکھا ہے

ہم نے آج نور کی صورت سحر دیکھا ہے
ہم نے اعتقاد اپنا بہ چشم حقیقت دیکھا ہے

روشن کرے جو عقل کو وہ بدر دیکھیں
آنکھیں مری جمال شب بدر دیکھیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مہتاب رخ سے ہے وہ دولت کدے تھے

استاں کی ادب سے مشغول لکھے

بام فلک پہ باندھے ملائک کھڑے ہیں صف

روضے سے آئے جب آپ تو لگ گئی ہے صف

حوروں سے گلستان ہے آباد اور مزین

زہرا کے گھر کی ہو گئی ہے آج زیب و زین

رکھا ہے زین روح امیں نے براق پر

جائیں گے آپ گنبد نیلی رواق پر

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

مرکب کے ساتھ تمام انبیا رہتے

اک پل میں آپ وارد جنت ہوئے

[illegible]

بُنے تمام قدرتِ وضعِ خدا کے تھے
پائے سب اُسکے گوہر و لعل و طلا کے تھے

[illegible]
[illegible]
[illegible]
[illegible]

صرف اُن پہ منکشف ہے کہ جو پاک باز ہیں
کیونکر کھلیں کسی پہ کہ خالق کے راز ہیں

[illegible]

المختصر نمونۂ وضع چندا ہوں

خود علم اسکو کہ تحقیقیں کیا ہوں

[illegible]

الحق نزولِ رحمتِ حق کا مقام ہے

المختصر کہ باغِ بہشت اس کا نام ہے

[illegible] جو اس سے بھی [illegible] مکرم
روح الامین [illegible]

[illegible]
[illegible]

کھینچا کسی نے آپ کو آخر حجاب میں
گویا کہ آفتاب در آیا سحاب میں

نہ جانے ہی سے کسی کو بھی کچھ خبر جا

جب اپنا ہی سے ان کا ادراک نہیں ہے

سمجھ نہ پائے جن کو ہم عرفان سے

یہی ہے کہ سر ہستی تک راہ

سمجھیں کب اس کے راز کو ظاہر پرست ہیں

عقلیں ہماری عاجز و مجبور و پست ہیں

[illegible]

دوری تھی راہ کی نہ زمیں آسماں کا فرق
باقی سا اقرب سے حق میں فقط دو کماں کا فرق

سبب واسطہ غرض منشا وسیلہ وجہ کون و مکاں
رسول پاک الٰہی نصرت نبی رسول
آں نصیب ثنا بیخ کیجئے اصل
کمال فخر نصیب شعار کامل

ہو آئے اتنی دیر میں طے کر کے عرش کو
گرمی بدن کی باقی تھی دیکھا جو فرش کو

سکھایئے عشق میں کوئی وسیلہ اور لطیف
عاز ان کے سمجھے ہیں حبیب شریف

نا جنس ہیں یارے رسولان سابق
اس کا ملا کہ کوئی ہوا یہ اک شریف

معنی کسی سے حل نہ ہوئے اس حجاب کے
حقّا کے خبر ہے بجز اس جناب کے

محسن کا بیاں کیا ہو مری حدِ خیال
سرکار دو عالم تھے سب سے خوب خصال

ہر بات نئی آپ کی تھی بے مثال
جب ان کو ہر اک کی بھلائی کا خیال

کرتے تھے آپ صبر شقاوت پہ قوم کی
روتے تھے زار زار جہالت پہ قوم کی

اب بھی [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

برسوں جفا و جور کے درپے مُصِر رہے

ہر طرح سے جناب مگر مستقل رہے

[illegible]

ہو منقصت یا بے ادبی یہ ذرا سی
صحابۂ کرام کی کوئی گستاخی

نبی بنے جو ہر مستلزم آں جمع صفت نبی
کامل ہوا ان صفت میں جو تھی جا بجا منتشر
یہ نہیں کہ تھیں یاں فضائل ان میں بالقوی
بالفعل بھی ہر ایک کا کامل ظہور تھا

مظہر مبارک کی ذاتِ قدس نشاں ہوئی
چاہا جسے بوجہِ اتم وہ عیاں ہوئی

تھا وہ وصف انّا ارسلنا البیّن الفرقاں

منظر تھی جن کی آل سے نشتا و رسم

رکھتی تھی مانعات سے منظر شہود رفیق

رکھتی سبب کہ منظر کامل حسین بھا

کیوں و نون بالقول رکھے یہ قصّے دراز ہیں

حقا یہ وصفِ شانِ رسالت کے راز ہیں

تمھیں سے جو ولی عہدی کی ہے مسندِ اقبال
شہا ضرور فضل بیں یہ تیرے کمال
شکر نعمت کا کرو دل سے اے وصف بزدِ جلال
محو ہو حمد میں اے دل پہ ذاتِ تہ جمال

ہاتھوں نے حقِ رحم و کرم کو ادا کیا
بازو نے وقتِ جنگ بھی کارِ خدا کیا

بیشک حسین پر بھی ستم حد سے گزر گئے
جب آل اس کی قتل ہوئی اس لمحہ تھا صبر

صبر حسین صبر نبی سے نہ کم تھا
سب نے کہا یہ صبر کا جب بھی ہوا شمار

جز مصطفیٰ کسی میں نہ تھا انتہا کا صبر
صبر حسین بھی تھا رسول خدا کا صبر

روشن ہے سب پہ یہ کہ وہ کا وہ گھڑی جب
ہے سب پہ حال قصہ جبّی سکا بھی سنبھالا
عشق ہے اس کا ایک عین شہ
سب بیٹھیں بنے جنگ کی حضرت ابدا

عطا رہے وہ کہ دئیے ہیں بہت جب خطاب کو
دیا ہے کچھ جلال تب اس آفتاب کو

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تسکین نہ ہو تو علمِ تمدن کو دیکھیے
جن جن کو اس سے بحث رہی اُن کو دیکھیے

نکلے ہیں اس کے آگے کر تین بنال
عاجز کی طرح صحبت میں ہی کمال و ایمان
پانچ میں نقطہ ہے بیٹھا سال کا ماہ
سر کر صنعت میں بے عزال
سنہ

دنیا و دیں میں کیا ہی تعلق بتا دیا
امت کو انتہا کا تمدن سکھا دیا

سب شاد ہیں کہ ضعف سے جاتا رہا کمال
کھینچے سے کم ہیں شیشے میں دل کا ہوا کمال

سچ ہے کہ ہو گئے ہیں عشق سے اب نڈھال
جب سے ہیں عشق سے ابتر ہے اپنا حال

ہوں نا اٹھا اور پیش مسافت عدم کی ہے
مضمون وداع ہوتے ہیں رخصت قلم کی ہے

غلط نامہ

ربیع الاول کے خیال سے کُل دو ہفتے میں کتابت اور طباعت ہوئی ہے۔ کچھ غلطیاں رہ گئیں انکی تصحیح کرلینا چاہیے۔ انکے علاوہ اگر اور غلطیاں رہی ہیں تو ناظرین اپنے ذوق سے کام لیکر تصحیح کرلیں۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۴	نشان ہے اس	نشان ہے اسی
۵	۴	خضاسر	خضر
۳۷	۱	مجھکو	ہمکو
۳۸	۱	میں اس سے سے ہوں	ہم اس سے سے ہیں
۰۸	۲	کرتر	ترکر
۱۰۳	۱	خدایا بار	خدا آپ بار بار
۱۰۷	۶	ذلالت	ضلالت
۱۲۲	۲	تخل کے	تخل کی